مقالہ نگاروں کے لیے ہدایات

مقالہ نگاروں سے درخواست ہے کہ اپنی تحریر ارسال کرتے وقت مندرجہ ذیل ہدایات کو ضرور پیشِ نظر رکھیں:

۱- مقالہ زیادہ سے زیادہ دو (۲) مصنفین کا تحریر کردہ ہو۔

۲- مقالہA4 سائز کے کاغذ پر14 پوائنٹ میں کمپوز شدہ شکل میں ارسال کیا جائے۔ صفحے کے دونوں طرف ایک انچ کا حاشیہ چھوڑا جائے۔

۳- مقالے کی ایک کاپی یا توCDپر فراہم کی جائے یا مجلّہ تحقیق تاریخ و ثقافت کے ای میل ایڈریسmujallahpjhc@yahoo.comاور ایسو سی ایٹ ایڈیٹر کے ای میل ایڈریسaltaf_qasmi@yahoo.com پر ارسال کریں۔

۴- ہر مقالے کے شروع میں اس کی اردو میں تلخیص (۲۵۰ الفاظ تک) اور انگریزی میں تلخیص(۲۵۰ الفاظ تک) ضرور دی جائے۔
دونوں زبانوں میں تلخیص کا ہونا ضروری ہے۔

۵- تلخیص کے نیچے مقالے کے کلیدی الفاظ(Key Words)درج کیے جائیں۔

۶- اگر نثری اقتباس تین سطور یا اس سے زائد ہو تو اسے الگ سے پیراگراف کی صورت میں لکھا جائے گا، اقتباس کو ہر صورت میں متن سے الگ نظر آنا چاہیے۔ اقتباس واوین میں لایا جائے گا اور اس کے اختتام میں حوالہ نمبر لکھا جائے گا۔ اشعار کو ان کی صنف سے وابستہ ہئیت ہی میں لکھا جائے گا۔ اشعار کا متن واوین کے بغیر مقالے میں شامل ہو گا۔ اختلافِ متن، صحتِ املا، توضیحی نوٹ اور اس نوعیت کے معاملات حواشی میں اٹھائے جائیں گے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے اقتباس میں

نمبر یا کوئی علامت دی جا سکتی ہے۔

۷- تحقیقی مقالہ جات میں تمام حواشی اور حوالے مقالے کے آخر میں نمبروار درج کیے جائیں۔

۸- پہلی بار حوالہ مکمل تفصیل کے ساتھ درج کیا جائے گا۔

۹- حوالہ جات کے لیے حسب ذیل طریقہ اختیار کیا جائے۔

الف- مصنف کا نام، کتاب کا نام ترچھے(Italic) حروف میں (شہر جہاں سے کتاب شائع ہوئی ہے: پبلشر کا نام، سن اشاعت)، صفحہ نمبر۔

مثلاً، ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ، *کتاب قوم جوئیہ ''تہذیب و معاشرت و مشاہیر''* (اسلام آباد: قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ و ثقافت،۲۰۱۱ء) ص ۱۲۵۔

ب- اگر مختلف مضامین پر مشتمل مرتبہ کتاب کے کسی مضمون کا حوالہ دینا مقصود ہو تو:

مضمون نگار کا نام، مقالے یا مضمون کا عنوان واوین میں، مرتب کا نام(مرتب)، کتاب کا نام ترچھے (Italic)حروف میں(شہر:پبلشر، سن اشاعت) صفحہ نمبر۔

مثلاً:احمد ندیم قاسمی، ''ہیرو شیما سے پہلے ہیرو شیما کے بعد''،(مرتب) ضمیر نیاز، *زمین کا نوحہ* (کراچی: شہزاد پبلشر، ۲۰۰۰ء) ص ۶۱۔

ج- کسی انگریزی کتاب کا حوالہ دینا مقصود ہو تو:

مصنف کا نام اردو میں (مصنف کا انگریزی میں)، کتاب کا نام انگریزی میں اور ترچھے (Italic)حروف میں(شہر کا نام اردو میں، پبلشر کا نام اردو میں، سن اشاعت)، صفحہ نمبر۔

مثلاً:نوم چومسکی(Noam Chomsky)، *American Power and the New Mandarins* (نیو یارک، دی نیو پریس، ۲۰۰۲ء) ص ۴۷۔

د-کسی تحقیقی مجلّے، رسالے یا جریدے میں شائع ہونے والے مضمون کے حوالے کے لیے:

مضمون نگار کا نام، مقالے یا مضمون کا عنوان واوین میں، *مجلّے، رسالے یا جریدے* کا نام ترچھے (Italic) حروف میں، جریدے کا جلد نمبر،شمارہ نمبر، مہینہ اور سال ، صفحہ نمبر۔

الطاف اللہ، ''انتخابات ۲۰۰۲ء میں متحدہ مجلس عمل کا کردار''، *مجلہ تاریخ و ثقافت پاکستان*،جلد ۲۳، شمارہ۲،شمارہ مسلسل ۴۶،اکتوبر ۲۰۱۲ء-مارچ ۲۰۱۳ء، ص ۲۰۔

ھ- اگر انگریزی مقالے کا حوالہ دینا ہو تو:

مقالہ نگار کا نام اردو میں(مقالہ نگار کانام انگریزی میں)، مقالہ کا عنوان انگریزی میں واوین میں، جریدے کا نام انگریزی میں،ترچھے(Italic) حروف میں،جلد نمبر، شمارہ نمبر، مہینہ اور سن اشاعت، صفحہ نمبر۔

مثلاً:عبدہ فلالی انصاری(Abdou Filali Ansari)، "The Language of the Arab Revolutions"، *Journal of Democracy*، جلد ۲۳، شمارہ ۲، اپریل ۲۰۱۲ء،ص ۱۷۔

و- کسی اخبار میں شائع شدہ مضمون کا حوالہ مقصود ہو تو:

مضمون نگار کا نام، مضمون کا عنوان واوین میں، اخبار کا نام ترچھے(Italic)حروف میں، (شہر)،مکمل تاریخ۔

مثلاً: خواجہ رضی حیدر،''تاریخ ساز شخصیت''، روزنامہ *ایکسپریس*، (کراچی)، ۱۱ر ستمبر ۲۰۱۴ء۔

ز- اگر کسی خبر کا حوالہ دینا ہو تو:

خبر کی سرخی واوین میں، اخبار کا نام ترچھے(Italic)حروف میں، (شہر)،مکمل تاریخ

مثلاً: سونامی آیا تو کراچی صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا، ماہر موسمیات،روزنامہ *ایکسپریس*، (کراچی)، ۱۱رستمبر ۲۰۱۴ء۔

ح- انٹرنیٹ سے حاصل کردہ معلومات کا حوالہ دینے کے لیے:

مکمل ویب کا پتا، (تاریخِ ملاحظہ، وقتِ ملاحظہ)

مثلاًhttp://ww.mofa.gov.pk، (تاریخ ملاحظہ،۱۵/ستمبر۲۰۱۴ء بارہ بجے دن)

۱۰- اگر ایک حوالے کے فوراً بعد اگلا حوالہ بھی اُسی ماخذ کا ہو تو اُس حوالے کو دہرانے کے بجائے صرف ایضاً لکھ دیا جائے۔ اگر اوپر تلے کا حوالہ ایک ہی ماخذکا ہومگر دوسرے حوالے میں صرف صفحہ نمبر بدل گیا ہو تو اس صورت میں دوسرے نمبر پر درج ہونے والے حوالے میں ایضاً کے بعد دوسرے حوالے کا صفحہ نمبر درج کیا جائے۔

۱۱- تحقیقی مجلّے میں شائع ہونے والے مقالہ جات میں کتابیات درج کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ حوالہ جات ہی میں مطلوبہ تفصیلات دستیاب ہوتی ہیں۔